روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029   C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 20 مئی 2002ء 7 ربیع الاول 1423 ہجری - 20 ہجرت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 112

تو وھاب ھے

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ رات کو بیداری کے وقت یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اے اللہ میں اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ میرے علم میں اضافہ کر اور میرے دل کو ہدایت دینے کے بعد ٹیڑھا نہ کرنا اور مجھے اپنی جناب سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی وھاب ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب مایقول اذا تعارمن اللیل حدیث نمبر 4402)

اللہ تعالیٰ کی صفت الوھاب کا ایمان افروز اور لطیف تذکرہ

الوھاب خدا ایسی ذات ہے جو اپنے بندوں پر نعمتیں نچھاور کرتی ہے

عبادالرحمٰن کی زندگی بسر کرنے والوں کو بیوی بچوں کے ذریعہ آنکھوں کی ٹھنڈک عطا ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مئی 2002ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 مئی 2002ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفت الوھاب کا ایمان افروز اور لطیف تذکرہ فرمایا۔ الوھاب کی لغوی تشریح بیان کرنے کے بعد اس صفت کے مختلف پہلوؤں پر آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کے حوالہ سے روشنی ڈالی۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ بیت الفضل لندن سے براہ راست دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ ہوا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے بیان فرمایا کہ الواھب اور الوھاب اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ایسی ہستی جو اپنی مملوکہ چیز کو بغیر معاوضہ کے کسی کو ھبہ کر دیتی ہے۔ ہر ایک کو اس کے حق کے مطابق عطا کرنے والی، ایسی ذات جو اپنے بندوں پر نعمتیں نچھاور کرتی ہے اور وہ ہستی جو وسیع پیمانے پر خرچ کرے اور نوازے اور ساتھ معاوضے کی خواہش نہ ہو یعنی اس کی عنایات معاوضہ اور غرض سے خالی ہوں۔ الوھاب اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو اپنے بندوں کو نعمتوں سے سرفراز فرماتی ہے۔

الوھاب کے لغوی معانی بیان کرنے کے بعد حضور انور نے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 9 کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے کہ :۔ اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

حضرت عائشہؓ روایت بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ رات کو جاگتے اور جو دعائیں کرتے ان میں ایک یہ دعا بھی کرتے کہ اے اللہ مجھے اپنی جناب سے رحمت عطا کر یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔ حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کو لیلۃ القدر عطا فرمائی ہے اور یہ نعمت پہلے لوگوں کو عطا نہیں کی گئی۔ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے مجھے دو غلام بھائی عطا کئے۔ ان میں سے میں نے ایک کو فروخت کر دیا۔ آپؐ نے بعد میں ان غلاموں کا حال پوچھا تو میں نے بتایا کہ ایک تو میں نے بیچ دیا ہے۔ تب آپؐ نے فرمایا کہ اسے واپس لے لو اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ ایک ماں کے دو بیٹوں کے درمیان جدائی ڈال دی جائے۔

حضور انور نے قرآن کریم کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت الوھاب کے ان نظاروں کا تذکرہ فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں حضرت ابراہیمؑ زکریاؑ، نوحؑ، موسیٰؑ، سلیمانؑ، ایوبؑ اور دوسرے انبیاء پر کئے۔ آپ نے ان انبیاء کی ان دعاؤں کا بھی ذکر کیا۔ جن میں صفت الوھاب سے التجا کی گئی ہے۔

سورۃ الفرقان کی آیت نمبر 75 میں عبادالرحمٰن کے تذکرہ میں یہ بات بھی بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔ اور یہ تب ہی میسر آ سکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عبادالرحمٰن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا تعالیٰ کو ہر شے پر مقدم کرنے والے ہوں اور آگے کھول کر کہہ دیا **واجعلنا للمتقین اماماً** ۔ اولاد اگر نیک اور متقی ہو تو یہ ان کا امام ہی ہوگا۔ اس سے گویا متقی ہونے کی بھی دعا ہے۔

خطبہ کے اختتام پر حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے بعض الہامات بیان کئے۔ ایک یہ ہے کہ ہم ایک پاک اور پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جو زندہ رہنے والا ہوگا۔

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم میں یتامیٰ ۔ مساکین ۔ بیوگان اور ضرورت مندوں کی حاجت براری کو محبت الٰہی کے حصول کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اسی طرح حدیث میں بے سہارا افراد کی ضرورتوں کو پورا کرنا گویا خدا تعالیٰ کی مدد کرنے کے مترادف ہے۔ یعنی یہ امر خدا تعالیٰ کے قرب کی منازل کو طے کرنے میں ایک بہترین زینہ ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی تعلق اور حکمت کے پیش نظر 1982ء میں بیوت اللہ کی تعمیر اور آبادی کی تحریک کے سلسلہ میں ہی بیوت الحمد سکیم کا اجراء فرمایا تھا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں مستحقین بیوت الحمد سکیم کے شیریں ثمرات سے لذت یاب ہو رہے ہیں۔ بیوت الحمد کالونی ربوہ جو ہر قسم کی سہولتوں سے آراستہ ہے اب تک 83 خاندان آباد ہو چکے ہیں اور پہلے مرحلہ کی تکمیل میں ابھی اس کالونی میں دس مکان مزید تعمیر ہونا باقی ہیں۔ اسی طرح بعض ضرورت مند احباب کو ان کے اپنے گھروں میں جزوی امداد برائے توسیع مکان لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے ابھی کئی مستحقین امداد کے منتظر ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ بے سہارا اور نادار مخلوق کے لئے خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر بیوت الحمد منصوبہ میں درج ذیل شقوں کے تحت نمایاں مالی قربانی پیش فرمائیں۔

1۔ پورے مکان کے تعمیری اخراجات کی ادائیگی۔ آجکل ایک مکان پر مبلغ پانچ لاکھ روپے لاگت آتی ہے۔

2۔ ایک لاکھ روپے یا اس سے زائد کی ادائیگی

3۔ حسب استطاعت جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں۔

امید ہے احباب کرام اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے۔ یہ رقم مقامی سطح پر سیکرٹری مال کو یا دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرائی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بیش از پیش خدمت دین کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین

(صدر بیوت الحمد سوسائٹی)

خطبہ جمعہ

خدا کی خاطر باہم محبت کرنے والوں کو جنت میں چمکدار ستاروں کی طرح دکھائی دینے والے بالا خانے عطا کئے جائیں گے

دلوں کو باندھنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ جس خدا نے پہلے یہ کام کیا وہ اب بھی کر سکتا ہے

آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو

(آیات قرآنیہ' احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ اور ان آیات کریمہ کے اہم مضامین کی ضروری تشریحات)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 8 مارچ 2002ء بمطابق 8 امان 1381 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ جو صفت عزیز پر خطبات کا سلسلہ جاری ہے آج بھی صفت عزیز پر ہی یہ سلسلہ آگے بڑھے گا۔(-) (سورۃ الانفال:10-11)

اس کا ترجمہ یہ ہے: (یاد کرو) جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری التجا کو قبول کرلیا (اس وعدہ کے ساتھ) کہ میں ضرور ایک ہزار قطار در قطار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔ اور اللہ نے اسے (تمہارے لئے) محض ایک بشارت بنایا تھا اور اس لئے کہ تمہارے دل اس سے مطمئن ہو جائیں جبکہ کوئی مدد نہیں (آتی) مگر اللہ ہی کی طرف سے۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

اسلم ابوعمران التجیبی بیان کرتے ہیں کہ ہم رومیوں کے ایک شہر میں تھے۔ انہوں نے ہمارے سامنے رومیوں کا ایک بھاری لشکر لا کھڑا کیا۔ اس کے بالمقابل مسلمانوں کی طرف سے بھی اتنا ہی یا اس سے کسی قدر بڑا لشکر نکلا۔ اہل مصر کی سپہ سالاری عقبہ بن عامر کر رہا تھا اور (مسلمانوں کی) باقی جماعت کی سپہ سالاری فضالہ بن عبید کر رہے تھے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے رومیوں کی صف پر جا حملہ کیا یہاں تک کہ ان کے اندر تک جا پہنچا۔ اس پر لوگ پکار اٹھے سبحان اللہ یہ تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے۔ اس پر ابوایوب انصاریؓ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے لوگو! تم اس آیت (.......لا تلقوا بايديكم الى التهلكة) کے یہ کیا معنی کرتے ہو حالانکہ یہ آیت تو ہم انصار کے بارہ میں نازل ہوئی تھی۔ جب اسلام کو غلبہ وتقویت نصیب ہوئی اور اس کے بکثرت مددگار پیدا ہو گئے تو ہم میں سے بعض' آنحضرتؐ کے علم میں لائے بغیر' ایک دوسرے کو خفیہ رنگ میں' یہ کہنے لگے کہ ہمارے اموال تو ضائع ہو گئے۔ اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا فرما دیا ہے اور اس کے مددگار بہت ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب اگر ہم اپنے اموال کی حفاظت میں لگے رہیں تو ان میں سے جو ضائع ہو گئے ہیں ان کو بچا سکتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ پر ہماری باتوں کے جواب میں یہ آیت نازل فرمائی تھی (-) کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ پس التهلكة یعنی ہلاکت سے مراد ہمارا اموال میں مشغول رہنا اور ان کی حفاظت میں لگے رہنا اور غزوات سے پہلوتہی کرنا تھا۔ اس کے بعد حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ اللہ کی راہ میں جہاد کی حالت میں رہے یہاں تک کہ ارض روم میں ہی دفن ہوئے۔ (ترمذی کتاب التفسیر)

دوسری آیت سورۃ الانفال کی پچاسویں آیت ہے (-) (یاد کرو) جب منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے کہنے لگے کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے حالانکہ جو بھی اللہ پر توکل کرتا ہے تو اللہ یقیناً کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

(سورۃ الانفال:50)

ابوعثمان النهدی روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا جبکہ آپؓ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپؓ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے اس امت کے بارے میں سب سے زیادہ خوف ہر ایسے منافق سے ہے جو زبان استعمال کرنے میں خوب مہارت رکھتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان پھرتی ہے۔ کبھی اس ریوڑ میں چلی جاتی ہے اور کبھی اس ریوڑ میں۔ اور تجھے کچھ پتہ نہیں چلتا کہ وہ کونسے ریوڑ سے تعلق رکھتی ہے۔ (مسند احمد بن حنبل - مسند المكثرين من الصحابة)

حضرت عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک بار ہم ایک غزوہ میں شامل تھے۔ سفیان کہتے ہیں کہ یہ غالباً غزوہ بنی مصطلق تھا۔ اس دوران مہاجرین میں سے ایک شخص نے انصار میں سے کسی شخص کو کمر پر ضرب لگائی۔ مہاجر شخص نے آواز دی: اے مہاجرین! مدد کے لئے آؤ۔ اور انصاری نے آواز دی کہ اے انصار! مدد کے لئے آؤ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا: یہ کیا جاہلیت کی باتیں ہو رہی ہیں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا کہ مہاجرین میں سے ایک شخص نے انصار کے ایک شخص کی پشت پر مارا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان باتوں کو چھوڑ دو' یہ شریعت میں ناپسندیدہ ہیں۔

اس بات کو عبداللہ بن سلول نے سنا تو کہنے لگا: کیا ان لوگوں نے واقعی ایسا کیا ہے؟ خدا کی قسم جب ہم مدینہ واپس لوٹیں گے تو سب سے معزز شخص سب سے ذلیل شخص کو ضرور مدینہ سے نکال دے گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن ماردوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو تا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کر رہا ہے۔

عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ ایک دوسرے صحابی سے مروی ہے کہ عبداللہ بن ابی بن سلول کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ نے اس (یعنی اپنے باپ) سے کہا: خدا کی قسم! تم اس وقت تک گھر نہیں لوٹ سکتے جب تک کہ یہ اقرار نہ کرلو کہ تم ذلیل ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب عزت ہیں۔ چنانچہ اسے یہ اقرار کرنا پڑا۔ (سنن ترمذی - کتاب التفسیر)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''نفاق ہمارے نزدیک سب گناہوں سے بڑا ہے اور ریاء سب

کاموں سے زیادہ خطرناک ہے اور ظالموں اور مشرکوں کی صفات میں سے ہے-" (نورالحق - روحانی خزائن جلد 8صفحہ 66)

حضرت اقدس مسیح موعود مزید فرماتے ہیں :-

''میں یقیناً جانتا ہوں کہ ریاکار اور خوشامدی منافق ہوتے ہیں اور خداتعالیٰ کے فضل سے ہم نفاق کو دور کرنے آئے ہیں''-

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 108 - جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں :-

''یاد رکھو منافق وہی نہیں ہے جو ایفائے عہد نہیں کرتا یا زبان سے اخلاص ظاہر کرتا ہے مگر دل میں اس کے کفر ہے- بلکہ وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت میں دورنگی ہے- اگرچہ وہ اس کے اختیار میں نہ ہو- صحابہ کرامؓ کو اس دورنگی کا بہت خطرہ رہتا تھا- ایک دفعہ حضرت ابو ہریرہؓ رو رہے تھے تو حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا کہ کیوں روتے ہو؟ کہا کہ اس لئے روتا ہوں کہ مجھ میں نفاق کے آثار معلوم ہوتے ہیں- جب میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتا ہوں تو اس وقت دل نرم اور اس کی حالت بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر جب ان سے جدا ہوتا ہوں تو وہ حالت نہیں رہتی- ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ حالت تو میری بھی ہے- پھر دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کل ماجرا بیان کیا- آپؐ نے فرمایا کہ تم منافق نہیں ہو- انسان کے دل میں قبض اور بسط ہوا کرتی ہے- جو حالت تمہاری میرے پاس ہوتی ہے اگر وہ ہمیشہ رہے تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں-

تو اب دیکھو کہ صحابہ کرامؓ اس نفاق اور دورنگی سے کس قدر ڈرتے تھے- جب انسان جرأت اور دلیری سے زبان کھولتا ہے تو وہ بھی منافق ہوتا ہے- دین کی ہتک ہوتی سنے اور وہاں کی مجلس نہ چھوڑے یا ان کو جواب نہ دے تب بھی منافق ہوتا ہے- اگر مومن کی سی غیرت اور استقامت نہ ہو تب بھی منافق ہوتا ہے جب تک انسان ہر حال میں خدا کو یاد نہ کرے تب تک نفاق سے خالی نہ ہوگا اور یہ حالت تم کو بذریعہ دعا حاصل ہو گی- ہمیشہ دعا کرو کہ خداتعالیٰ اس سے بچاوے- جو انسان داخل سلسلہ ہو کر پھر بھی دورنگی اختیار کرتا ہے تو وہ اس سلسلہ سے دور رہتا ہے- اس لئے خداتعالیٰ نے منافقوں کی جگہ اسفل السافلین رکھی ہے کیونکہ ان میں دورنگی ہوتی ہے اور کافروں میں یکرنگی ہوتی ہے-''

(ملفوظات جلد سوم - صفحہ 455-456 جدید ایڈیشن)

سورۃ الانفال کی آیت 64 (-)

اور اس نے ان کے دلوں کو آپس میں باندھ دیا- اگر تو وہ سب کچھ خرچ کر دیتا جو زمین میں ہے تب بھی تو ان کے دلوں کو آپس میں باندھ نہیں سکتا تھا- لیکن یہ اللہ ہی ہے جس نے ان (کے دلوں) کو باہم باندھا- وہ یقیناً کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے-

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً خداتعالیٰ کی خاطر باہم محبت کرنے والوں کو جنت میں ملنے والے بالاخانے اس نہایت چمکدار ستارے کی طرح دکھائی دیں گے جو مشرق سے طلوع ہوتا ہے- یا شاید آپؐ نے فرمایا کہ مغرب سے طلوع ہوتا ہے- کہا جائے گا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ جواباً کہا جائے گا : یہ اللہ عزوجل کی خاطر باہم محبت کرنے والے ہیں- (مسند احمد بن حنبل - باقی مسند المکثرین)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول بیان فرماتے ہیں :- ''یاد رکھو کہ الٰہی فضل کی بہت قسمیں ہیں، اکیلے پر وہ فضل نہیں ہوتا جو کہ دو کے ملنے پر ہوتا ہے- اس کی ایک مثال دنیا میں موجود ہے کہ اگر مرد اور عورت الگ الگ ہوں اور وہ اس فضل کو حاصل کرنا چاہیں جو کہ اولاد کے رنگ میں ہوتا ہے تو وہ حاصل نہیں ہو سکتا جب تک دونوں نہ ملیں اور ان تمام آداب کو بجا نہ لاویں جو کہ حصول اولاد کے لئے ضروری ہیں- اسی طرح ایک بھاری جماعت پر جو فضل الٰہی ہوتا ہے، وہ چند آدمیوں کی جماعت پر نہیں ہو سکتا- ایک گھر کی آسودگی اور آرام کا فضل اگر کوئی حاصل کرنا چاہے تو جب ہی ہوگا کہ اسے ماما ئیں، خدمت گار اور سونے، پینے، کھانے، نہانے وغیرہ کے الگ الگ کمرہ اور ہر ایک کا الگ الگ اسباب مہیا ہونے کی مقدرت ہو- ایسے ہی اگر ترقی کرتے جاؤ تو بادشاہت اور سلطنت کے فضل کا اندازہ کر سکتے ہو- اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب تک تم لوگوں میں باوجود اختلاف کے ایک عام وحدت نہ ہوگی اور ہر ایک تم میں سے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی کوشش میں نہ لگا رہے گا تو تم خدا کے اس فضل عظیم کو حاصل نہ کر سکو گے جو ایک بھاری مجمع پر ہوتا ہے- وحدت کی روح کو جو کہ صحابہ کرامؓ میں پھونکی گئی تھی اس کو خداتعالیٰ نے اپنے فضل سے تعبیر کیا ہے- اس وحدت کے پیدا ہونے کے لئے چاہیے کہ آپس میں صبر اور تحمل اور برداشت ہو- اگر یہ نہ ہوگا اور ذرا ذرا سی بات پر روٹھو گے تو اس کا نتیجہ آپس کی پھوٹ ہوگا-'' (الحکم 17/ جنوری 1905ء صفحہ 10)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول مزید بیان فرماتے ہیں :-

''دیکھو دو کو ایک کرنا سخت سے سخت مشکل کام ہے تو پھر ہزاروں کا ایک راہ پر جمع کرنا اور ان میں وحدت اور الفت کا پیدا کر دینا خدا کے فضل کے سوا کہاں ممکن ہے- دیکھو تم خدا کے فضل سے بھائی بھائی ہو گئے- اس نعمت کی قدر کرو اور اس کی حقیقت پہچانو اور اخلاص اور اثبات کو اپنا شیوہ بناؤ-'' (الحکم 14/ جون 1908ء صفحہ 8)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں :-

''یاد رکھو! تالیف ایک اعجاز ہے- یاد رکھو! جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے- وہ مصیبت اور بلا میں ہے، اس کا انجام اچھا نہیں، میں ایک کتاب بنانے والا ہوں- اس میں ایسے تمام لوگ الگ کر دیئے جائیں گے جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے- چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی ہوتی ہے- مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ کسی بازیگر نے دس گز کی چھلانگ ماری ہے، دوسرا اس پر بحث کرنے بیٹھتا ہے اور اس طرح پر کینہ کا وجود پیدا ہو جاتا ہے- یاد رکھو! بغض کا جدا ہونا مہدی کی علامت ہے اور کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی- وہ ضرور ہوگی- تم کیوں صبر نہیں کرتے- جیسے طبی مسئلہ ہے کہ جب تک بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جاوے، مرض دفع نہیں ہوتا- میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی- باہمی عداوت کا سبب کیا ہے: بخل ہے، رعونت ہے، خود پسندی ہے اور جذبات ہیں- میں نے بتلایا ہے کہ میں عنقریب ایک کتاب لکھوں گا اور ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے- جو ایسے ہیں، وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں جب تک عمدہ نمونہ نہ دکھائیں- (ملفوظات جلد اول - صفحہ 336)

حضرت اقدس مسیح موعود نے ایسی کتاب تو کوئی نہیں لکھی جس میں نام بنام لوگوں کا ذکر ہو کہ یہ میری جماعت میں سے نہیں ہے- مگر کشتی نوح میں جو تعلیم دی ہے وہ ایسی سخت ہے کہ ہر شخص جو سنتا ہے یہی سمجھتا ہے کہ میں بھی جماعت میں سے نہیں ہو- کیونکہ وہ تعلیم کا انتہائی اعلیٰ معیار ہے-

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں :-

''ہمارے ہادی اکمل صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے اپنے خدا اور رسول کے لئے کیا کیا جان نثاریاں کیں- جلاوطن ہوئے، ظلم اٹھائے، طرح طرح کے مصائب اٹھائے، جانیں دے دیں لیکن صدق و وفا کے ساتھ قدم مارتے ہی گئے- پس وہ کیا بات تھی کہ جس نے انہیں ایسا جان نثار بنا دیا- وہ سچی الٰہی محبت کا جوش تھا جس کی شعاع ان کے دل میں پڑ چکی تھی- سو خواہ کسی نبی کے ساتھ مقابلہ کر لیا جاوے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم، تزکیہ نفس، پیروؤں کو دنیا سے متنفر کرا دینا، شجاعت کے ساتھ صداقت کے لئے خون بہا دینا، اس کی نظیر کہیں نہ مل سکے گی- سو یہ مقام

حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابہؓ کا ہے اور ان میں جو آپس میں تالیف و محبت تھی اس کا نقشہ دو فقروں میں بیان کیا ہے (-) یعنی جو تالیف ان میں ہے' وہ ہرگز پیدا نہ ہوتی خواہ سونے کا پہاڑ بھی دیا جاتا۔'' (رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 54-55)

حضرت اقدس مسیح موعود مزید فرماتے ہیں:-

''کیا کوئی اس قوم کی نسبت خیال کر سکتا تھا کہ یہ قوم باہم متحد ہوگی اور خدا تعالیٰ سے ایسا قوی تعلق پیدا کریں گے کہ باوجودیکہ یہ فرعون سیرت ہیں لیکن اس کی اطاعت میں ایسے محو اور فنا ہوں گے کہ جان عزیز کو بھی اس کی راہ میں دے دیں گے۔ غور کرو کہ کیا یہ آسان امر تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عظیم الشان کامیابی ہے۔ ایک ایسی قوم میں ایسی محبت الٰہی کا پیدا کر دینا کہ وہ مرنے کو تیار ہو جائیں' خود آپ کی اعلیٰ درجہ کی قوت قدسی کو ظاہر کرتا ہے۔''

(الحکم جلد 9 نمبر 29 بتاریخ 17 اگست 1905ء صفحہ 3)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:-

''ہماری کوششیں تو بچوں کا کھیل ہیں۔ نہ لوگوں کے دلوں سے ہم وہ گند نکال سکتے ہیں جو آج کل دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ نہ کمال محبت الٰہی کا ان کے اندر بھر سکتے ہیں۔ نہ ان کے درمیان باہمی کمال الفت پیدا کر سکتے ہیں جس سے وہ سب مثل ایک وجود کے ہو جائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں صحابہ (رضوان اللہ علیہم) کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا ہے (-) وہ خدا جس نے اپنی نصرت سے اور مومنوں سے تیری تائید کی اور ان کے دلوں میں ایسی الفت ڈالی کہ اگر تو ساری زمین کے ذخیرے خرچ کرتا تو بھی ایسی الفت پیدا نہ کر سکتا۔ لیکن خدا نے ان میں یہ الفت پیدا کر دی۔ وہ غالب اور حکمتوں والا خدا ہے۔ جس خدا نے پہلے یہ کام کیا وہ اب بھی کر سکتا ہے۔ آئندہ بھی اسی پر توکل ہے۔ جو کام ہونے والا ہوتا ہے' اس میں خدا کے فضل کی روح پھونکی جاتی ہے جیسا کہ باغبان اپنے باغ کی آبپاشی کرتا ہے تو وہ تروتازہ ہوتا ہے۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ اپنے مرسلین کے سلسلہ کو ترقی اور تازگی عطا فرماتا ہے جو فرقے صرف اپنی تدبیر سے بنتے ہیں ان کے درمیان چند روز میں ہی تفرقے پیدا ہو جاتے ہیں جیسا کہ برہمو تھوڑے دن تک ترقی کرتے کرتے آخر رک گئے اور دن بدن نابود ہوتے جاتے ہیں کیونکہ ان کی بنا صرف انسانی خیال پر ہے۔''

(بدر جلد 1 نمبر 20 بتاریخ 17 اگست 1905ء صفحہ 2)

اب سورۃ الانفال کی 68ویں آیت: (-) کسی نبی کے لئے جائز نہیں کہ زمین میں خونریز جنگ کئے بغیر قیدی بنائے۔ تم دنیا کی متاع چاہتے ہو جبکہ اللہ آخرت پسند کرتا ہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہؓ سے) فرمایا: تمہارا ان (کافر) قیدیوں کے بارہ میں کیا خیال ہے؟ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ لوگ آپؐ کی قوم ہیں اور آپؐ کے قریبی ہیں' انہیں زندہ رہنے دیں اور ان سے نرمی کا سلوک فرماویں' شاید اللہ تعالیٰ ان پر توبہ قبول فرماتے ہوئے رجوع فرمائے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ان لوگوں نے آپؐ کو گھر بار سے نکالا اور آپؐ کی تکذیب کی' ان کی گردنیں اڑا دیں۔ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے عرض کی: یارسول اللہ! کوئی ایسی وادی تلاش کریں جس میں بہت سا ایندھن ہو پھر انہیں اس وادی میں ڈال کر جلا ڈالیں۔ اس پر عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تم نے قطع رحمی سے کام لیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ مشورے سننے کے بعد) اپنے گھر تشریف لے گئے اور کچھ جواب نہ دیا۔ اس پر بعض لوگوں نے کہا کہ آپ ابوبکرؓ کی رائے پر عمل فرماویں گے۔ بعض نے کہا کہ عمرؓ کی رائے پر عمل فرماویں گے۔ بعض نے کہا کہ آپ عبداللہ بن رواحہؓ کی رائے پر عمل فرماویں گے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے دل اپنی راہ میں اتنے نرم فرما دیتا ہے کہ وہ دودھ سے بھی زیادہ نرم ہو جاتے ہیں جبکہ بعض لوگوں کے دل اپنی راہ میں اتنے سخت فرما دیتا ہے کہ وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جاتے ہیں۔ اے ابوبکر! تیری مثال ابراہیم علیہ السلام کی طرح ہے جنہوں نے کہا: من تبعنی (-) نیز تیری مثال عیسیٰؑ کی طرح ہے جنہوں نے کہا ان تعذبھم (-) اور اے عمر! تیری مثال نوحؑ کی طرح ہے جس نے کہا: رب لا تذر .... (-) نیز تیری مثال موسیٰؑ کی طرح ہے جس نے کہا واشدد علی .... (-) (اس کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) چونکہ تم اس وقت ضرورت مند ہو اس لئے ان میں سے کوئی قیدی بھی ایسا نہ بچے جو یا تو فدیہ ادا کر کے رہا ہو یا اس کی گردن ماری جائے۔ عبداللہ کہتے ہیں اس پر میں نے عرض کیا: سوائے سہیل بن بیضاء کے' کیونکہ میں نے اسے اسلام (لانے) کی باتیں کرتے ہوئے سنا ہے۔ اس پر آپؐ (کچھ دیر) خاموش رہے۔ اس وقت مجھ پر اس قدر خوف طاری ہوا کہ میں زندگی بھر اتنا خوفزدہ کبھی نہ ہوا تھا۔ میں ڈرا کہ کہیں آسمان سے مجھ پر پتھر نہ برسنے شروع ہو جائیں۔ (اسی اثناء میں) آپؐ نے فرمایا: ٹھیک ہے' سوائے سہیل بن بیضاء کے۔ راوی کہتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور اس کے بعد کی آیات نازل فرمائیں (-)

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند المکثرین من الصحابہ)

سورۃ التوبہ کی آیت: 71 (-)

مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی ہیں جن پر اللہ ضرور رحم کرے گا۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومنوں کی مثال ایک ایسی عمارت کی سی ہے جس کے بعض حصے بعض دوسرے حصوں کو مضبوط کرتے ہیں۔

(مسلم کتاب البر و الصلة)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہیں (خدا کی) مدد و نصرت ملے گی اور تم اپنے ہدف کو پالو گے اور تمہیں فتوحات نصیب ہوں گی۔ پس تم میں سے جو بھی وہ زمانہ پائے تو چاہئے کہ وہ تقویٰ اختیار کرے اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ اور جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو اس نے آگ میں اپنی جگہ بنا لی۔ (ترمذی۔ کتاب الفتن)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم محترم حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیکی کی باتوں کا حکم دینے اور برائی سے روکنے اور خدا تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ ابن آدم کا باقی سب کلام اس کے خلاف ہی جائے گا' اس کے حق میں نہیں۔ (سنن ابن ماجہ۔ کتاب الفتن)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

''آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ .... تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ .... چاہئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تاکہ کسی وبا، کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے' کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 174-175)

حضرت اقدس مسیح موعودفرماتے ہیں:-

'' (-) (آل عمران:115) مومنوں کی شان ہے- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت سے ثابت کردکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بتانی ضروری ہے- پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو- ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے اور انداز بیان ایسا ہونا چاہئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو-'' (ملفوظات جلد اول - صفحہ 281)

حضرت اقدس مسیح موعودفرماتے ہیں:-

'' میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو- ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو- دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو- اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنا لی جاوے-'' (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 69 طبع جدید)

پھر حضور (مسیح موعود) فرماتے ہیں:-

'' جو بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے- اپنے تئیں شریر کے حملہ سے بچاؤ مگر خود شریرانہ مقابلہ مت کرو- جو شخص ایک شخص کو اس غرض سے تلخ دوا دیتا ہے کہ تا وہ اچھا ہو جائے وہ اس سے نیکی کرتا ہے ایسے آدمی کی نسبت ہم نہیں کہتے کہ اس نے بدی کا بدی سے مقابلہ کیا- ہر ایک نیکی اور بدی نیت سے ہی پیدا ہوتی ہے- پس چاہئے کہ تمہاری نیت کبھی ناپاک نہ ہو تا تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ-''

(روحانی خزائن جلد 16 خطبہ الہامیہ صفحہ 29)

حضرت مسیح موعودمزید فرماتے ہیں:-

'' ہمارا فرض ہے کہ صفائے سینہ اور نیک نیتی کے ساتھ ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں اور دین و دنیا کی مشکلات میں ایک دوسرے کی ہمدردی کریں اور ایسی ہمدردی کریں کہ گویا ایک دوسرے کے اعضاء بن جائیں-............ وہ دین دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو اور نہ وہ انسان انسان ہے جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو-............ اخلاق ربانی ہمیں سبق دیتے ہیں کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسانوں سے مروت اور سلوک کے ساتھ پیش آویں اور تنگ دل اور تنگ ظرف نہ بنیں-............ جب سے یہ دنیا پیدا ہوئی ہے تمام ملکوں کے راستباز یہ گواہی دیتے آئے ہیں کہ خدا کے اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقا کے لئے ایک آب حیات ہے اور انسانوں کی جسمانی اور روحانی زندگی اسی امر سے وابستہ ہے کہ وہ خدا کے تمام مقدس اخلاق کی پیروی کرے ...وسلامتی کا چشمہ ہیں-''

(پیغام صلح- روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 439-440)

اب سورۃ ابراہیم کی آیت 2 (-)

انا اللّٰہ ارٰی: میں اللہ ہوں- میں دیکھتا ہوں- یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے تیری طرف اتاری ہے تاکہ تو لوگوں کو ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے نور کی طرف نکالتے ہوئے اس راستہ پر ڈال دے جو کاملہ غلبہ والے (اور) صاحب حمد کا راستہ ہے-

حضرت اقدس مسیح موعودفرماتے ہیں:-

'' یہ عالی شان کتاب ہم نے تجھ پر نازل کی تاکہ تو لوگوں کو ہر یک قسم کی تاریکی سے نکال کر نور میں داخل کرے- یہ اس طرف اشارہ ہے کہ جس قدر انسان کے نفس میں طرح طرح کے وساوس گزرتے ہیں اور شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں' ان سب کو قرآن شریف دور کرتا ہے اور ہر یک طور کے خیالات فاسدہ کو مٹاتا ہے اور معرفت کامل کا نور بخشتا ہے یعنی جو کچھ خدا کی طرف رجوع ہونے اور اس پر یقین لانے کے لئے معارف و حقائق درکار ہیں' سب عطا فرماتا ہے-'' (براھین احمدیہ حصہ سوم - صفحہ 205 حاشیہ نمبر 11 طبع اول)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول بیان فرماتے ہیں:-

'' یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظلمات سے نور کی طرف نکالنے والا فرمایا- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک وقت انسان پر ایسا گزرتا ہے کہ اس کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وعظ موجب بنتا ہے ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے جانے کا- مگر ایک اور جگہ پر فرمایا ہے- (-) (البقرہ:258)''- یہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بڑی معرفت کی بات فرمائی ہے کہ ایک جگہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا کہ وہ ظلمات سے نور کی طرف لے کر آتا ہے- دوسری طرف اللہ خود اپنے طور پر فرماتا ہے کہ (-) کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اللہ ان کا ولی ہے- (-)'' گویا وہی نسبت جو پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف فرمائی- پھر اللہ نے وہی کام اپنی طرف منسوب فرمایا- یہ بات قابل غور ہے- حضرت جبرائیل' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لوگوں کو دین سکھانے کے لئے آئے اور پہلا سوال یہی کیا کہ (-) اسلام نام ہے فرمانبرداری کا- سارے جہان کو تو موقعہ نہیں کہ اللہ کی باتیں سنے- اس لئے پہلے نبی سنتا ہے' پھر اوروں کو سناتا ہے- سو پہلا مرتبہ یہی ہے کہ نبی کی صحبت میں رہے- اور اس سے فرمانبرداری کی راہیں سنے اور سیکھے............ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوگ آتے تو آپ کی باتیں سنتے اور آہستہ آہستہ وہی باتیں دل کے اندر گڑ جاتیں اور اس طرح پر ان کو اسلام سے ایمان کا رتبہ ملتا اور وہ کئی ظلمات سے نکل کر نور میں آجاتے- پہلی ظلمت تو کفار کی مجلس تھی جس کو چھوڑ کر حضور نبوی میں آتے- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-''

(حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 431-432)

(الفضل انٹرنیشنل 12/ اپریل 2002ء)

ہمیں اپنی روحانی حیات کے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

جہاں تک عبادت کا تعلق ہے- اللہ تعالیٰ کے خزائن بھرے پڑے ہیں- خدا تعالیٰ کو ہماری عبادت کی نہ خواہش ہے اور نہ اسے اس کی کوئی ضرورت پیش آسکتی ہے کیونکہ اس نے ہمیں بتایا ہے کہ اس نے اربوں ارب مخلوقات کو ہر وقت اپنی عبادت- تسبیح اور تحمید میں لگایا ہوا ہے اس کی ہر مخلوق اس کے حکم کے مطابق اس کی عبادت اور اطاعت میں زندگی کے دن گزار رہی ہے- اس لئے اسے نہ تمہاری عبادت کی پرواہ ہے اور نہ اسے اس کی ضرورت ہے- لیکن ہمیں اپنی جسمانی اور روحانی حیات کے لئے اس کی اطاعت اور عبادت کی ضرورت ہے-

ہماری کتب میں ایک واقعہ حضرت ابو یزید بسطامیؒ کے متعلق آتا ہے اس سے ہمیں بڑا اچھا سبق ملتا ہے- حضرت ابو یزید بسطامیؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے نفس کو ہر تکلیف میں ڈالا اور دن اور رات خدا تعالیٰ کی عبادت میں گزارے- اور یہ سلسلہ تیس سال تک چلا گیا- ان تیس سالوں میں میں نے دن کی گھڑیوں کو بھی عبادت میں گزارا اور رات کو بھی اسی کے لئے قیام کیا- میں نے اسکی خاطر اپنے نفس کو ہر مشقت میں ڈالا یعنی بہت کم ہی سویا اور بہت ہی کم خوراک استعمال کی اور ہر قسم کی ریاضت کی- لیکن ان تیس سال کی عبادت کے بعد ایک دن ایک وجود میرے سامنے آیا- اور اس نے مجھے کہا- اے ابو یزید! اللہ تعالیٰ کے خزانے عبادت سے بھرے پڑے ہیں- ان میں اگر تمہاری عبادت شامل نہ بھی ہو تب بھی ان میں کوئی فرق نہیں پڑتا- تم محض اپنی عبادتوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے- (-) اگر تم اس تک پہنچنا چاہتے ہو تو (-) تمہیں اپنے اندر عاجزی' ذلت' تواضع اور اپنے آپ کو حقیر سمجھنے کی زینت پیدا کرنی چاہئے- تمہیں خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا کے حصول کے لئے بہر حال یہ رستہ اختیار کرنا پڑے گا اور پھر اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرنا ہوگا اور (دین حق) کی اصطلاح کی رو سے اخلاص کے لفظ کے معنی یہ ہیں کہ ہم عبادت کریں اور سمجھیں کہ اس کے نتیجہ میں بھی اگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا تو ہم اس کی خوشنودی اور اس کی رضا کی جنت حاصل کریں گے- محض اپنی عبادتوں اور کوششوں کے نتیجہ میں ہم نہ اس کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں نہ اس کی رضا کی جنت حاصل کر سکتے ہیں اور نہ اس کے قرب کی راہیں ہم پر کھل سکتی ہیں-

(از خطبہ فرمودہ 21- جنوری 1966ء الفضل 17 جون 1993ء)

محمد سعید احمد صاحب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شب و روز

آپؐ کے دن کا بیشتر حصہ امور ریاست، امور دینیہ اور خدمت خلق میں جب کہ رات کا بڑا حصہ عبادت میں گزرتا

ہمارے زمانہ میں وقت قیمتی متاع ہے۔ سائنسی ایجادات نے بظاہر زندگی کی آسانیوں میں افزائش کی ہے اور زندگی پرکشش اور دلفریب بنادی گئی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں بے شمار مسائل پیدا ہو گئے ہیں، مشکلات بڑھ گئی ہیں اور انسان بے چینی کا شکار ہے۔ اور عام طور پر وقت کی کمی کی شکایت کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ آج کے مشینی اور خلائی دور میں اس کی مصروفیات بڑھ گئی ہیں۔ پرانے زمانہ میں انسان فارغ تھا۔ وقت کی فراوانی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرب میں پیدا ہوئے، پروان چڑھے اور مقام نبوت پر فائز ہو کر تمام دنیا کے لئے اور آئندہ تمام انسانوں اور زمانوں کے لئے اسوہ حسنہ بنائے گئے۔ اس لئے ہم اپنے مسئلہ یعنی وقت کی کمی اور اعصاب شکن مصروفیت کا حل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ میں تلاش کرتے ہیں۔

سیرۃ نبویؐ کا سب سے بڑا اور معتبر مآخذ قرآن کریم ہے۔ جس میں آپ کی دن کی مصروفیات کے متعلق مذکور ہے:۔(۔)

"تجھے دن کے وقت بہت سا کام ہوتا ہے"۔ (مزمل:8)

آسمان سے خود خدا گواہی دیتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن کو بے حد مصروف رہتے تھے۔ آیئے ان مصروفیات سے آگاہی حاصل کریں۔

معمول کی مصروفیات

1۔ پنجگانہ نماز باجماعت پڑھانا

2۔ نماز فجر کے بعد دربار نبوی کا انعقاد جس میں صحابہ سے گزشتہ رات کی عبادت یا دیکھے ہوئے خواب اور دیگر تعلیمی، تربیتی اور معاشرتی امور پر گفتگو ہوتی۔

3۔ جمعہ کے علاوہ عیدین اور نکاح کے خطبات دینا، موقع اور محل اور ضرورت کے مطابق اجتماعات سے خطاب فرمانا۔

4۔ نماز جنازہ پڑھانا، تدفین کے لئے قبرستان جانا اور لواحقین سے تعزیت کرنا۔

5۔ غلاموں، لونڈیوں، بیواؤں، یتامیٰ، غرباء اور مظلوموں کے مسائل سے آگاہ ہونا اور ان کی مدد فرمانا۔

6۔ بیماروں کی عیادت کرنا، علاج کا بندوبست کرنا، حفظان صحت کا خیال رکھنا اور عمومی صفائی کی نگرانی۔

7۔ اصحاب الصفہ کی تعلیم و تربیت اور ان کی ضروریات پوری کرنا۔

8۔ انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں کرنا۔

9۔ نماز عصر کے بعد اپنی تمام بیویوں کے گھروں میں تشریف لے جانا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا۔ ان کے گھریلو کاموں میں ہاتھ بٹانا۔

10۔ مہمان نوازی

11۔ دعوتوں میں شرکت اور تربیت۔

بطور نبی اور سربراہ ریاست

1۔ قاضی۔ ہر قسم کے جھگڑوں کا فیصلہ کرنا۔

2۔ مفتی۔ قرآن کریم کا نزول ہو رہا تھا۔ شریعت مکمل ہو رہی تھی۔ ہر قسم کے شرعی امور پر فتاوی دینا۔ بے شمار دینی مسائل پیدا ہو رہے تھے جن کے حل کیلئے صحابہ آپ سے رجوع کرتے۔

3۔ تعلیم القرآن۔ قرآنی وحی کو نزول کے بعد محفوظ کرنا۔ کاتبین وحی کو لکھوانا، صحابہ کو حفظ کروانا، آیات کی تفسیر بیان کرنا اور قرآنی تعلیمات پر عمل کروانا۔

4۔ امیر لشکر۔ کفار دن رات اسلام اور مسلمانوں کو معدوم کرنے کی فکر میں تھے اور تلوار کے زور سے ختم کرنا چاہتے تھے جنگوں کا وسیع سلسلہ تھا۔ آپ غزوات میں فوج کی خود سربراہی فرماتے۔ ہفتوں مہینوں تک سفروں میں رہنا۔

5۔ بعض اوقات آپ جنگ میں خود شرکت نہ فرماتے۔ کسی دوسرے کو کمانڈر بنا دیتے۔ ایسی صورت میں اسلامی لشکروں کو ترتیب دینا، الوداع کہنا اور مناسب نصائح فرمانا اور ان کے حالات سے آگاہ رہنا۔

6۔ ریاست اور حکومت کے لئے اندرونی حالات اور دشمنوں کی سازشوں سے آگاہ رہنا بڑا ضروری ہے۔

7۔ نظم و نسق۔ معاشرہ اور رعایا میں امن و امان اور نظم و نسق قائم رکھنے کے لئے آج کل پولیس کا محکمہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نئی ریاست کی بنیاد رکھی جس کی رعایا میں مسلمان، منافق اور کافر شامل تھے۔ خیر خواہ بھی تھے اور دشمن دین بھی۔ قدرتی طور پر ایسے معاشرہ میں بے شمار مسائل جنم لیتے ہیں اور فساد ابھرتے ہیں۔ ایسے تمام حالات پر قابو پانا آپ کی ذمہ داری تھی۔

8۔ تنفیذ تعزیر۔ سزا دہی کے لئے پورے نظام کی ضرورت ہوتی ہے۔ مجرموں کی سزا دہی اور تعزیر کی نگرانی آپ کو کرنا ہوتی تھی۔

9۔ قیدیوں کا انصرام۔ جب جنگوں کا وسیع سلسلہ جاری ہو تو جنگی قیدیوں کا مسئلہ بھی درپیش ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں حوالات اور جیلیں نہ تھیں۔ کفار قیدیوں کا انتظام کرنا بہت مشکل کام تھا۔ پھر مسلمان جو کفار کے قیدی بن جاتے انہیں چھڑوانا اور آزاد کروانا ہوتا تھا۔

10۔ مہمان نوازی۔ یہ روزمرہ کی مہمان نوازی سے مختلف تھی۔ بڑے بڑے وفود آتے، دوسری حکومتوں کے سفراء آتے۔ ہر ایک کی حیثیت کے مطابق مہمان نوازی کرنا خصوصاً جب کہ آج کل کی طرح ہوٹل اور گیسٹ ہاؤس نہ تھے۔

اس کے علاوہ مساجد کی تعمیر۔

ائمہ مساجد اور مؤذنوں کی تقرری اور نگرانی۔

مفتوحہ علاقوں کے لئے والیان اور حکام کی تقرری تربیت اور نگرانی۔

مفتوحہ ممالک اور علاقوں میں مفتیان، قاضی اور مبلغین کی تقرری تربیت اور نگرانی۔

دوسرے مذاہب سے معاہدات کرنا۔

دوسرے ممالک میں وفود اور سفراء بھجوانا۔

بادشاہوں اور والیان ریاست کو تبلیغی خطوط لکھنا اور ان کے خطوط کے جواب بھجوانا۔

باہر سے آنے والے وفود اور سفراء سے ملاقات کرنا، بڑے بڑے مذہبی راہنماؤں سے مناظرہ اور مباہلہ کرنا۔

پورے ملک میں امن وامان قائم رکھنا۔

اقتصادیات کا کنٹرول، بازاروں کی نگرانی۔

قحط کی صورت میں حالات درست کرنا۔

مجالس شوریٰ، اس کی مختلف صورتیں تھیں۔ آپ اکثر امور پر مشورہ طلب فرماتے اور پھر فیصلہ فرماتے۔

رشتہ ناطہ کے مسائل حل کرنا۔

دین اور ریاست کے مفاد میں رشتہ داریاں قائم کرنا اور اقرباء کے حقوق ادا کرنا۔

مال غنیمت کی تقسیم اور وظائف مقرر کرنا، بیت المال کے اموال کی وصولی اور خرچ کی نگرانی۔

جزیہ اور زکوٰۃ کی وصولی۔

محصلین کی تقرری اور نگرانی، جائیدادوں، وصیت اور وراثت کے اموال کی تقسیم۔

افتادہ اور مفتوحہ زمینوں کی آباد کاری۔

فوجی ٹریننگ اور سامان حرب کی فراہمی۔

قبائل کی خانہ جنگی کا انسداد۔

پرانی گندی رسوم اور شرک کو مٹانا۔

احتساب، تبلیغ کا منظم اور مربوط نظام قائم کرنا۔

امیین میں تعلیم عام کرنا اور جہالت دور کرنا۔

نومسلموں کی تعلیم و تربیت اور ان کے مسائل حل کرنا۔

صفائی اور صحت سے متعلق امور کی نگرانی کرنا۔

نوزائیدہ بچوں کے کان میں اذان اور تکبیر کہنا۔

گھٹی دینا اور ان کے نام تجویز کرنا۔

شب و روز خود دعائیں کرنا، صحابہ کو ہر موقعہ پر دعائیں کرنے کی تعلیم دینا اور معین دعائیں سکھانا۔

رات کی عبادت

اس قدر مصروف دن گزارنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کیسے بسر فرماتے۔ ہم پھر قرآن کریم سے راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ سورۃ مزمل آیت 21 کا ترجمہ ہے:۔

"تیرا رب جانتا ہے کہ تو دو تہائی رات سے کچھ کم نماز کیلئے کھڑا رہتا ہے اور کبھی کبھی نصف کے برابر اور کبھی ایک تہائی کے برابر اور اسی طرح کچھ تیرے ساتھی بھی"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اتنی دیر تک عبادت کرتے کہ بعض اوقات کھڑے کھڑے آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا مصروفیات کے مطالعہ کے بعد آج کا مومن کس طرح اپنی دنیاوی مشغولیت کو دینی خدمت سے اعراض کا بہانہ بنا سکتا ہے۔ ابتدائی احمدیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر عمل کرنے کی پوری کوشش کی۔ حصول دین اور خدمت دین کے لئے وہ ہفتوں اور مہینوں قادیان میں بیٹھ جاتے۔ دنیا کے کاروبار، اہل و عیال کے مسائل اور ہر طرح کے تفکرات سے آزاد ہو کر دربار امام الزمان میں قادیان دارالامان میں حاضر رہتے۔ ان کی قربانیوں کے نتیجہ میں ان کو، ان کی نسلوں اور نسلوں کی نسلوں کو دین و دنیا کے خزائن مل گئے۔ یہ اسوہ حسنہ پر چلنے کے نتیجہ میں ملنے والی رحمت خداوندی بند نہیں ہوئی۔ آج بھی جاری ہے۔

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

قرآن شریف نے ہی سچی تہذیب دنیا کو سکھائی ہے۔ یہ تہذیب وہ ہے جس سے انسانیت آتی ہے اور انسان اور حیوان کے درمیان مابہ الامتیاز حاصل ہوتا ہے اور پھر سچے اور جھوٹے مذاہب کے درمیان مابہ الامتیاز عطا ہوتا ہے۔ اگر یہ تہذیب کسی کو نہیں ملی تو اسے تہذیب سے کوئی حصہ نہیں ملا۔

(الحکم 17۔ اگست 1905ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم محمد نصر اللہ جوئیہ صاحب ایم۔اے نائب صدر مجلس نابینا ربوہ جوئیہ گوٹھ احمدیہ ضلع خوشاب لکھتے ہیں۔ خاکسار کے والد مکرم ملک جہانگیر محمد جوئیہ صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر ضلع خوشاب حال سڈنی آسٹریلیا آجکل بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں۔ مکرم شیخ ارشاد احمد صاحب صدر حلقہ رحمٰن پورہ لاہور جنرل ہسپتال سے گھر آگئے ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے احباب کی دعاؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور مزید دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ جلد سے جلد خدا تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

مکرم شیخ بشیر احمد صاحب اوکاڑہ ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ امتہ السلام صاحبہ سمن آباد لاہور شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

مکرم ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو چند دن ہوئے فالج کا اٹیک ہوا تھا۔ سروس ہسپتال میں زیر علاج رہے ابھی تک صحت یابی نہیں ہوئی۔ احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ رشید احمد صاحب مرحوم دماغ میں تکلیف ہونے کی وجہ سے عامر ہسپتال جیل روڈ لاہور میں داخل ہیں احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

روزنامہ الفضل کا انڈیکس 2001ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے روزنامہ الفضل کا انڈیکس 2001ء شائع ہو چکا ہے۔ جس میں سال 2001ء کے پرچوں میں موجود حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات اور تقاریر کے خلاصے' عرفان حدیث' کلید مجلس عرفان' تربیتی مضامین' عمومی موضوعات' شخصیات اور مقامات وغیرہ کے بارے میں تفصیلات درج ہیں۔ اس انڈیکس کی اشاعت محدود ہے اور یہ معمولی قیمت پر دفتر روزنامہ الفضل سے دستیاب ہے۔ خواہشمند احباب رابطہ فرما سکتے ہیں۔

(ایڈیٹر روزنامہ الفضل)

نکاح و تقریب رخصتانہ

مکرم فواد احمد صاحب ایم۔اے ایل ایل بی ابن مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب آف چکلالہ راولپنڈی کا نکاح ہمراہ مکرمہ امتہ الوحید صاحبہ ایم۔اے بنت مکرم چوہدری رشید احمد صاحب دفتر امور عامہ سے مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 15۔اپریل 2002ء کو محلہ دارالعلوم غربی ربوہ میں پڑھا۔ اسی روز شام ساڑھے چھ بجے تقریب رخصتانہ ہوئی۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کرائی۔ مکرم فواد احمد صاحب' مکرم محمود الحسن بنی اسرائیل صاحب کے پوتے اور مکرم ڈاکٹر نور محمد صاحب آف لاہور کے نواسے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت فرمائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم وسیم احمد صاحب گجراتی لکھتے ہیں کہ خاکسار کی نانی جان مکرمہ آمنہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری فضل داد صاحب احمدی صدر جماعت احمدیہ بھلیسر ضلع گجرات مورخہ 24 اپریل 2002ء کو وفات پا گئیں ہیں ان کی نماز جنازہ مکرم انور طاہر صاحب مربی صاحب گجرات شہر نے پڑھائی اور تدفین کے بعد قبر پر محترم مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ انہوں نے اپنے پیچھے چھ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم منور احمد ججہ صاحب کو بطور نمائندہ الفضل ساہیوال اور خانیوال کے اضلاع کے دورہ پر مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے بھیج رہا ہے۔

(1) توسیع اشاعت
(2) وصولی الفضل و بقایاجات
(3) ترغیب برائے اشتہارات

احباب کرام سے تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع و غروب

سوموار	20 مئی	زوال آفتاب	1-05
سوموار	20 مئی	غروب آفتاب	8-04
منگل	21 مئی	طلوع فجر	4-31
منگل	21 مئی	طلوع آفتاب	6-06

محدود جنگ غیر محدود ہو جائے گی پاکستان نے عالمی برادری پر واضح کیا ہے کہ اس کی مشرقی سرحد اور بالخصوص کنٹرول لائن پر محدود جنگ' غیر محدود ہو جائے گی جو نہ صرف علاقائی بلکہ عالمی امن کیلئے بھی تباہ کن ثابت ہوگی سیکرٹری دفاع نے اسلام آباد میں یورپی یونین کے سفراء کو پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی اور بالخصوص پاکستانی سرحدوں پر بھارت کی مہیب فوجی قوت کے اجتماع کے بارے میں بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ بھارت اپنے جارحانہ عزائم پورا کرنے کیلئے پاکستان پر بے بنیاد الزام تراشی کر کے اس کی آڑ میں ایک محدود جنگ کا تصور پیش کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا پاکستان صبر و تحمل کا آخری حد تک مظاہرہ کرے گا لیکن ملکی سلامتی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ اگر بھارتی افواج نے پاکستان کی سرحد یا کنٹرول لائن عبور کرنے کی کوشش کی تو پھر اس بات کی کوئی ضمانت نہیں ہوگی کہ لڑائی کہاں رکے گی۔

کشمیریوں کی حمایت کرتے رہیں گے صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ بھارت تحریک آزادی کشمیر کو دہشت گردی کی تحریک ثابت کرنے کیلئے جو ہاتھ پاؤں مار رہا ہے اسے اس میں کامیابی نہیں ہوگی۔ حالات خواہ کیسے بھی ہوں پاکستان کشمیریوں کی تحریک اور حق خود ارادیت کی جدوجہد کی حمایت کرتا رہے گا۔ کشمیریوں نے جو عظیم قربانیاں پیش کی ہیں ان کو کوئی نظر انداز نہیں کر سکتا۔

آئی ایم ایف کا فوجی بجٹ پر اعتراض آئی ایم ایف نے پاکستان کے دفاعی بجٹ میں اضافہ کو سرحدی کشیدگی کے خاتمہ سے مشروط کر دیا ہے اور اس سلسلہ میں وزارت خزانہ اور دیگر متعلقہ حکام پر واضح کیا ہے کہ پاکستان کو نئے مالی سال کے دفاعی بجٹ میں براہ راست اضافہ کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس کی اجازت عملاً اس وقت تک رہے گی جب تک پاک بھارت سرحدی کشیدگی برقرار رہے گی کیونکہ اس وجہ سے پاکستان کو اپنے دفاعی بجٹ میں اضافہ کرنا پڑتا ہے۔

کشتی جہلم میں ڈوب گئی 9 ہلاک شادی میں شرکت کے لئے بذریعہ کشتی جانے والے ایک خاندان کے 9 افراد دریائے جہلم میں ڈوب کر جاں بحق ہو گئے جبکہ 6 کو زندہ بچا لیا گیا۔ 4 افراد کی نعشیں ابھی تک نہیں ملیں۔ بتایا گیا ہے کہ کشتی میں سوراخ ہونے کی وجہ سے پانی بھر گیا تھا۔ جس سے کشتی ڈوب گئی۔

الیکشن بروقت ہونگے چیف الیکشن کمشنر نے واضح کیا ہے کہ الیکشن بروقت اور شیڈیول کے مطابق ہونگے اور یہ کہنا غلط ہے کہ اس کے التواء کا خطرہ ہے۔

واجپائی کو جنگ کا اختیار بھارتی پارلیمنٹ نے حکومت کو پاکستان کے خلاف جنگ کا اختیار دے دیا ہے۔ وزیر داخلہ ایل کے ایڈوانی نے کہا ہے کہ اختیار مل گیا ہے تمام آپشنز کا جائزہ لیں گے تاہم امریکہ کی طرف سے پاکستان کی حوصلہ افزائی مایوس کن ہے۔ سونیا گاندھی نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ پاکستانی حکمران امن نہیں چاہتے۔ جنتا دل پارٹی لیڈروں نے جنگ کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو سبق سکھانا چاہئے۔ بھارتی لوک سبھا کی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ پاکستان سے ہمیشہ اچھے تعلقات قائم کرنے کی کوشش کی لیکن واضح جواب نہیں ملا۔

پاک بھارت جھڑپیں کنٹرول لائن اور سیالکوٹ ورکنگ باؤنڈری پر پاکستانی اور بھارتی فوجیوں میں فائرنگ اور گولہ باری کے دوران 4 پاکستانی جاں بحق اور 40 زخمی ہو گئے۔ جبکہ دو بھارتی فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔ بھارت جموں سیکٹر پر مزید سینکڑوں فوجی ٹینک' توپیں اور بھاری اسلحہ لے آیا۔ پاک فوج نے بروقت کارروائی کر کے دو بھارتی چوکیاں اڑا دیں۔

شادی کی تقریب پر امریکہ کا حملہ امریکی جنگی طیاروں نے غلطی سے افغانستان کے صوبہ خوست کے گاؤں خیل میں شادی کی ایک تقریب پر بمباری کر دی جس کے نتیجہ میں دس افراد ہلاک اور 15 زخمی ہو گئے۔

باقی صفحہ 8 پر

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

بواسیر خونی، بادی کیلئے
صرف ایک خوراک
پائلز کوّر کیپسول
PILES COVER.
ریسرچ ہومیو فارما (رجسٹرڈ) لاہور 0320-4890339
سٹاکسٹ: محمود ہومیوپیتھک اقصیٰ چوک ربوہ فون 214204

GHP-200/GH
(HEAT PROTECTION)
گرمی توڑ
گرمی کا زیادہ لگنا، برداشت نہ کرنا، لو لگنا، گرمی سے پیدا شدہ سردرد اور دیگر اثرات سے بچاؤ کی موثر دوا
گولیاں 10 گرام 15/- ، 20 گرام 25/- ، 100 گرام 100/-
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ فون: 35460، 212399

علاقے میں امریکہ کے خلاف شدید و غم غصہ کی لہر دوڑ گئی اور مکینوں نے شدید احتجاج کیا۔

سری نگر میں بم دھماکہ سری نگر میں ایک بم دھماکہ میں 12 افراد ہلاک اور 16 زخمی ہو گئے کسی نے ذمہ داری قبول نہیں کی۔ دوسری جانب حریت پسندوں نے بھارتی انٹیلی جنس کے 2 افسر ہلاک کر دیئے بھارتی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ سرنکوٹ میں کالعدم جیش محمد کے تین اہلکاروں کو ہلاک کر کے ان سے دھماکہ خیز مواد اور اسلحہ برآمد کر لیا گیا ہے۔ ڈوڈہ میں حریت پسندوں نے 5 بھارتی فوجی مار دیئے۔ بھارتی فوج نے مشتعل ہو کر سوپور، باندہ پور اور بیج بہاڑہ میں 20 دوکانیں نذر آتش کر دیں۔ تحصیل بانیال میں بھارتی فورسز کی دو پارٹیوں نے غلط فہمی کی بنا پر ایک دوسرے پر فائرنگ کر دی جس سے ایک فوجی ہلاک ہو گیا۔ حزب المجاہدین کے کمانڈر سید صلاح الدین نے کہا ہے کہ جدو جہد جاری رہے گی۔

اسامہ زندہ ہیں۔ ملا عمر طالبان رہنما ملا عمر نے کہا ہے کہ اسامہ زندہ ہیں۔ امریکہ سن لے! افغانستان کی آگ وائٹ ہاؤس کو لپیٹ لے گی۔ 11 ستمبر جیسے حملے ہو سکتے ہیں۔ میں افغانستان کے پہاڑوں میں چھپا ہوا ہوں۔ گوریلا جنگ شروع کر دی ہے۔ اسامہ کو بش نہیں مار سکتے۔ وائٹ ہاؤس ناانصافی اور جبر کا گڑھ ہے ملا عمر نے یہ باتیں سعودی عرب کے ایک اخبار کو دیئے گئے انٹرویو میں کہیں۔ وائس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ سعودی ملکیت کے اس اخبار میں یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ انٹرویو کب لیا گیا اور نہ ہی اس نے کوئی حالیہ تصویر شائع کیں دریں اثناء افغانستان کے شرقی صوبے کے گورنر نے اسامہ بن لادن اور ملا عمر کے زندہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسامہ بن لادن وزیرستان اور ملا عمر کوئٹہ میں روپوش ہیں۔

امریکہ اور پاک بھارت بحران امریکہ کے صدر جارج بش پاکستان اور بھارت کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کو سنجیدگی سے لے رہے ہیں۔

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری واقع جہلم کیلئے درج ذیل سٹاف کی ضرورت ہے:۔

مکینیکل فورمین: کم از کم 10 سالہ تجربہ یا 5 سالہ تجربہ معہ ڈپلومہ۔ ہیوی مشینوں کی مرمت اور دیکھ بھال کا تجربہ۔ عمر 40 سال سے زائد نہ ہو۔

الیکٹریکل فورمین: گورنمنٹ کے منظور شدہ ادارے سے تین سالہ ڈپلومہ۔ آٹومیٹک الیکٹریکل پینل سے واقفیت۔ الیکٹرانکس کا عملی تجربہ۔ عمر 40 سال سے زائد نہ ہو۔

مندرجہ بالا دونوں آسامیوں کیلئے معقول تنخواہ (8 سے 10 ہزار روپے ماہانہ) بشمول تمام مراعات اپنی درخواستیں درج ذیل پتے پر بھجوائیں۔

جنرل مینیجر پاکستان چپ بورڈ (لمیٹڈ)

پوسٹ بکس نمبر 18 جہلم فون: 0541-646580 0541-646581

ہاضمے کا لذیذ چورن

تریاق معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ کے لئے کھانا ہضم کرتا ہے۔ ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا (رجسٹرڈ)

تیار کردہ: ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

Ph:04524-212434 Fax:213966

DILAWAR ELECTRONICS
Deals in: *Car stereo pioneer *sony Hi-Fi, *Kenwood Power Amp+ Woofer, *Hi-Fi Stereo Car
Main 3 –Hall Road, Lahore
7352212, 7352790

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

باجوہ اسٹیٹ ایڈوائزر

بٹ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

فون 042-5151130 پروپرائٹر: ظہیر احمد باجوہ

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری

زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9:00 بجے تا شام 4:30 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

AL-NOOR ELECTRONICS
alwa SERVICE Authorised Service Center
Shop #: 73, Bank Square Market, C-Block, Model Town Lahore.
Tel: +92(42)585-7237 Mobile: 0333-4248791

KHAN NAME PLATES
COMPUTERIZED PHOTO ID CARDS
SCREEN PRINTING, STICKERS & DESIGNING
TOWNSHIP LHR. Ph: 5150862-5123862
email: knp_pk@yahoo.com

ترقی کی شاہراہ پر رواں دواں

اہل ربوہ کے پرزور مطالبہ پر اتوار کے علاوہ بھی آپریشن کی سہولت مہیا کر دی گئی ہے۔ الحمدللہ اپنے آپریشن کیلئے ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کے اعتماد پر پورا اتریں گے۔ انشاء اللہ

کنسلٹنٹ سرجن۔ ہر اتوار صبح 9 بجے تا 12 بجے
کنسلٹنٹ فزیشن ہر اتوار و بدھ بعد نماز عصر
گائنی کالوجسٹ اینڈ الٹرا ساؤنڈ سپیشلسٹ ہر روز آؤٹ ڈور میں
جنرل فزیشن و سرجن ہر روز۔ معیار بھی اور بچت بھی

مریم میڈیکل سنٹر

یادگار چوک ربوہ فون 213944

ایم موسیٰ اینڈ سنز

100 YEARS M. MOOSA & SONS ESTB. 1901

ڈیلرز:۔ ملکی و غیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بے بی آرٹیکلز

27۔ نیلا گنبد لاہور فون 7244220

پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی

البشیرز معروف قابل اعتماد نام

پیج

جیولرز اینڈ بوتیک ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ

فون شوروم پتوکی 04524-214510-04942-423173

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان و تائیوان

Bani Sons بانی سنز

میکلن سٹریٹ، پلازہ سکوائر کراچی

فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

جدید کمپیوٹر ڈیزائننگ کا پروفیشنل کورس مکمل کرنے کیلئے آج ہی تشریف لائیں۔

ماڈرن اکیڈمی آف کمپیوٹر اینڈ لینگویج سٹڈیز

کالج روڈ ربوہ۔ فون 212088

مکان برائے فروخت/کرایہ

5 مرلہ 10 مرلہ کے دو مکان برائے فروخت یا کرایہ پر دستیاب ہیں۔ برائے رابطہ 12/1 دارالنصر غربی ربوہ

اوقات ملاقات 6:00 بجے تا 9:00 بجے شام

فری ہوم سروس — ریپئرنگ

الفضل الیکٹرونکس

بھاری چادر کے کولر اینڈ گیزر تیار کئے جاتے ہیں۔ کچن ہڈ اور ڈکٹنگ کا کام کیا جاتا ہے۔ ہر قسم کی فینسی لائٹ پنکھے اور واشنگ مشین دستیاب ہیں۔

کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور Ph:5114822-5118096

جرمن و لوکل ہومیوپیتھک ادویات

جرمن و لوکل ہومیوپیتھک ادویات، مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، بائیوکیمک ادویات، سادہ ٹکیاں، گولیاں، شوگر آف ملک وغیرہ رعائتی قیمتوں پر دستیاب ہیں۔ نیز 117 ادویات کے جرمن پوٹینسی سے تیار شدہ بریف کیس دستیاب ہیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ۔ فون 213156

Smta — GUILD KEY

ایم ٹی اے کیلئے معیاری ڈیجیٹل ریسیور نہایت مناسب قیمتوں پر دستیاب ہیں۔ راولپنڈی اسلام آباد کے علاوہ دوسری جماعتوں کیلئے بھی ڈیجیٹل پیکج دستیاب ہیں نیز اے سی، سپلٹ یونٹ فریج، فریزر کی فٹنگ اور سروس بھی کی جاتی ہے۔ جناح سپر اسلام آباد

فون 051-2650364 موبائل 0320-4906118

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار

SRP

سینکی ربڑ پارٹس

جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور

فون فیکٹری 042-7924522,7924511

فون رہائش 7729194

طالب دعا۔ میاں عباس علی، میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر اسلم

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے

VIP Enterprises Property Consultant

سہیل صدیقی فون آفس 2270056-2877423

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل۔ 61